PDFBOOKSFREE.PK

حالت کے ترک کرے گا عند الشرع گنہگار و ماخوذ ہوگا۔ باوجود کھانے و پینے اور بولنے و چلنے وغیرہ کے ترک نماز گناہ ہے اگر اپنی حالت (اختیار) میں نہ رہے اور کوئی کام آپ سے نہ کر سکتا ہو اس حالت میں ترک نماز مضائقہ نہیں ہے (بلکہ یہ ترک کیسے ہوا کیونکہ ترک تو قصداً ہوتا ہے اور یہ حالت بیخودی میں واقع ہوا)۔ (حاشیہ) قولہ نماز روزہ وغیرہ سب ترک کر دیتے ہیں۔ اقول جس کا منشا یہ ہے کہ جہل سے اس کا اثر باقی کو جو کہ غلبہ وجد کا نہیں ہوتا مؤثر کے حکم میں سمجھ جاتے ہیں جو کہ درجۂ غلبہ تک تھا۔۱۲

(۱۲۸) فرمایا عارف کی نظر پہلے ظاہر پر پڑتی ہے پھر مظاہر پر اسی وجہ سے حضرت ابراہیم علیہ السلام نے سورج و چاند کو دیکھ کر کہا ہذا ربی جس چیز پر نظر کرو اس کے صفات کے مظہر ہیں دیواروں میں صفت قیومی ہے اور جامع وحی یہ سب کیا ہے اور کہاں سے ہے۔ (حاشیہ) قولہ دیواروں میں صفت قیومی ہے اقول یعنی اس صفت کا ظہور۱۲ قولہ جامع وحی اقول یعنی بعض مخلوقات مظہر ہیں صفت جامع وصفت وحی کے۱۲

(۱۲۹) فرمایا لوگ کہتے ہیں کہ علم غیب انبیاء و اولیاء کو نہیں ہوتا میں کہتا ہوں کہ اہل حق جس طرف نظر کرتے ہیں دریافت و ادراک غیبیات کا ان کو ہوتا ہے اصل میں یہ علم حق ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو حدیبیہ و حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے معاملات سے خبر نہ تھی۔ اس کو دلیل اپنے دعویٰ کی سمجھتے ہیں یہ غلط ہے کیونکہ علم کے واسطے توجہ ضروری ہے۔ (حاشیہ) قولہ علم غیب انبیاء و اولیاء کو نہیں ہوتا۔ اقول یعنی اسرار خفیہ پر قصد سے ان کو اطلاع نہیں ہو سکتی۱۲ قولہ ادراک غیبیات کا ان کو ہوتا ہے اقول یعنی بعض اوقات جیسے بعض مدرکات عقل بعض اوقات فکر سے مدرک ہو جاتے ہیں۱۲ قولہ اصل میں یہ علم حق ہے اقول اسی کا ظہور اس محل میں ہوگا قولہ علم کے واسطے توجہ ضروری ہے اقول اور عارف بلا اذن توجہ نہیں فرماتا سو ممکن ہے کہ آپ نے توجہ نہ فرمائی ہو یہ ایک جواب ہے۔ دوسرا جواب یہ ہے کہ اس سے یہ تو لازم نہیں آتا کہ توجہ سے بھی انکشاف نہیں ہوتا ممکن ہے کبھی ہوتا ہو کبھی نہ ہوتا ہو پس دعویٰ موجبہ جزئیہ کا ہے اور سالبہ جزئیہ اس کا نقیض نہیں۔۱۲

(۱۳۰) فرمایا کہ نزدیک حضرات نقشبندیہ کے واسطے طے مقامات کے دوائر مقرر ہیں

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

امداد المشتاق
الی
اشرف الاخلاق

تصنیف تالیف

حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی صاحب تھانوی

تذکرہ

حضرت الحاج شاہ محمد امداد اللہ صاحب مہاجر مکی

PDFBOOKSFREE.PK

مکتبہ امداد اللہ مہاجر مکی
محلہ خانقاہ، دیوبند

بِمَجْنُوْنٍ ۞ وَلَقَدْ رَاٰهُ بِالْاُفُقِ الْمُبِيْنِ ۞ وَمَا هُوَ عَلَى الْغَيْبِ

بِضَنِيْنٍ ۞ وَمَا هُوَ بِقَوْلِ شَيْطٰنٍ رَّجِيْمٍ ۞ فَاَيْنَ تَذْهَبُوْنَ ۞

اِنْ هُوَ اِلَّا ذِكْرٌ لِّلْعٰلَمِيْنَ ۞ لِمَنْ شَآءَ مِنْكُمْ اَنْ يَّسْتَقِيْمَ ۞

وَمَا تَشَآءُوْنَ اِلَّآ اَنْ يَّشَآءَ اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ ۞

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اِذَا السَّمَآءُ انْفَطَرَتْ ۞ وَاِذَا الْكَوَاكِبُ انْتَثَرَتْ ۞ وَاِذَا

الْبِحَارُ فُجِّرَتْ ۞ وَاِذَا الْقُبُوْرُ بُعْثِرَتْ ۞ عَلِمَتْ نَفْسٌ مَّا

یہ عقیدہ رکھنا کہ آپ کو علم غیب تھا صریح شرک ہے

یا رسول کبریا فریاد ہے
یا محمد مصطفےٰ فریاد ہے
مدد کر بہر خدا حضرت محمد مصطفےٰ
میری تم سے ہر گھڑی فریاد ہے

پڑھتے ہیں۔

(جواب) ایسے الفاظ پڑھنے محبت میں اور خلوت میں بایں خیال کہ حق تعالیٰ آپ کی ذات کو مطلع فرما دیوے یا محض محبت سے بلا کسی خیال کے جائز ہیں۔ اور بعقیدہ عالم الغیب اور فریادرس ہونے کے شرک ہیں اور مجامع میں منع ہیں کہ عوام کے عقیدہ کو فاسد کرتے ہیں لہٰذا مکروہ ہوویں گے واللہ تعالیٰ اعلم۔

رسول اللہ ﷺ کا علم غیب

(سوال) قصبہ ہذا میں ایک میاں صاحب وارد ہوتے ہیں۔ پیری مریدی کرتے ہیں مولانا فضل الرحمٰن صاحب گنج مراد آبادی قدس سرہٗ کے مرید خلیفہ حاجی عالم صوفی حافظ اپنے کو بتلاتے ہیں رفتہ رفتہ ان کی بزرگی کا شہرہ ہوا۔ عوام کے سامنے وعظ نصیحت فرماتے ہیں رسول مقبول محمد مجتبےٰ محمد مصطفےٰ ﷺ کو عالم الغیب بتلاتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ کو غیب تھا۔

(جواب) حضرت ﷺ کو علم غیب نہ تھا نہ کبھی اس کا دعویٰ کیا اور کلام اللہ شریف اور بہت سی احادیث میں موجود ہے کہ آپ عالم الغیب نہ تھے اور یہ عقیدہ رکھنا کہ آپ کو علم غیب تھا صریح شرک ہے فقط والسلام۔

رحمۃ للعالمین

(سوال) لفظ رحمۃ للعالمین مخصوص آنحضرت ﷺ سے ہے یا ہر شخص کو کہہ سکتے ہیں۔

(جواب) لفظ رحمۃ للعالمین صفت خاصہ رسول اللہ ﷺ کی نہیں ہے بلکہ دیگر اولیاء و انبیاء اور علماء ربانیین بھی موجب رحمت عالم ہوتے ہیں اگرچہ جناب رسول اللہ ﷺ سب میں اعلیٰ ہیں لہٰذا اگر دوسرے پر اس لفظ کو تاویل بول دیوے تو جائز ہے۔ فقط

شفاعت کبریٰ

(سوال) شفاعت کبریٰ کا وعدہ آپ سے اللہ تعالیٰ نے کیا باقی اذن من جانب اللہ ہوتا ہے یا

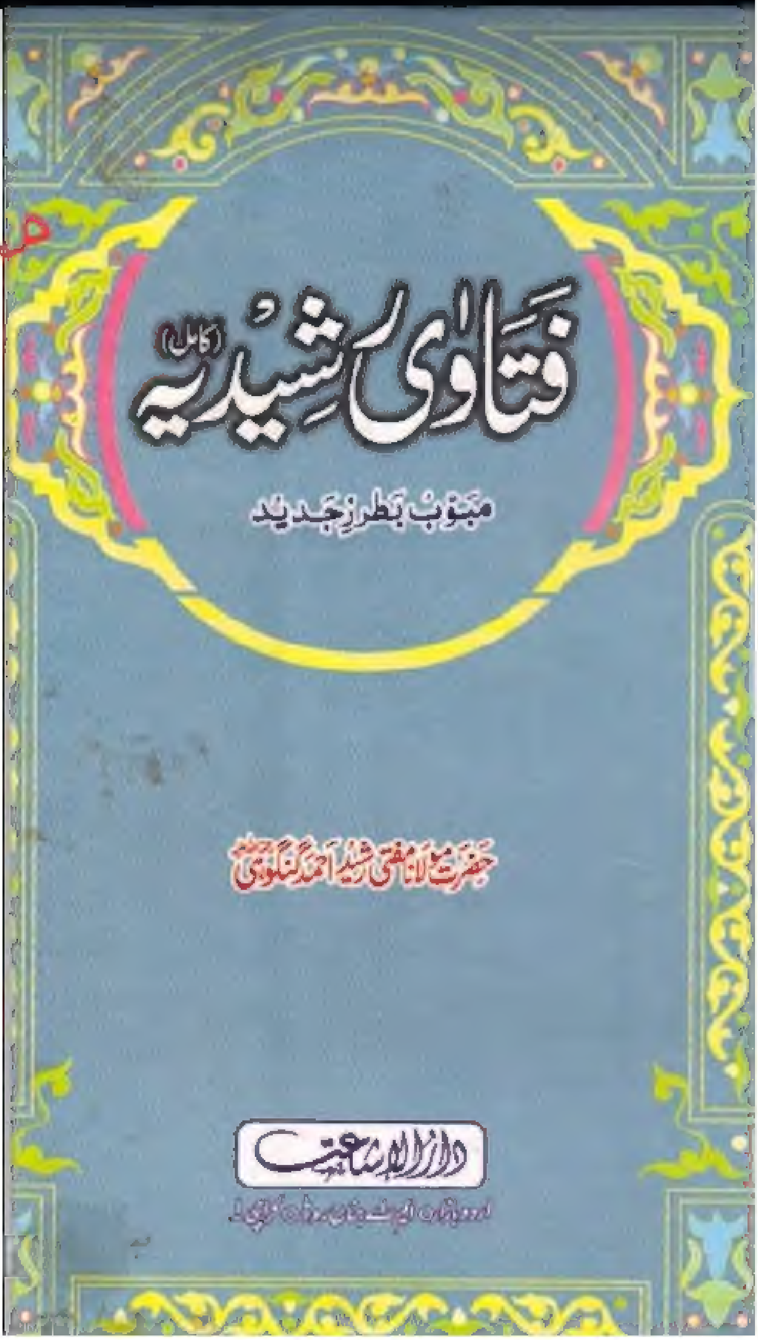

علم غیب خاصہ حق تعالی ہے اس لفظ کو کسی تاویل سے دوسرے پر اطلاق کرنا ابہام شرک سے خالی نہیں

یحق الحق وھو یھدی السبیل .(۱)

علم غیب الٰہی

(سوال) علم غیب وصفات رحمان وقدوس جل شانہ مخصوص بجناب باری تعالیٰ کے ہے یا نہ۔

(جواب) علم غیب خاصہ حضرت حق است جل شانہ خاصۃ (۲) انتہی ما یوجد فیہ ولا یوجد فی غیرہ عقیدہ فقیر ہمین است (۳) فقیر غلام فرید بقلم خود سکنہ کوٹ مٹھن و چاچڑان ریاست بہاولپور از بندہ رشید احمد عفی عنہ۔ بندہ کو آپ کے کارڈ کا مضمون معلوم ہوا جو کچھ آپ نے لکھا ہے۔ وہ درست ہے۔

علم غیب خاصہ حق تعالی ہے اس لفظ کو کسی تاویل سے دوسرے پر اطلاق کرنا ابہام شرک سے خالی نہیں۔

علم غیب الٰہی

(سوال) ایک شخص مثلاً زید کہتا ہے کہ حضرت رسول کریم ﷺ کو بہت اقوال گذشتہ وآئندہ اللہ تعالیٰ کے بتلانے سے معلوم ہوئے بطور کشف اور خواب اور وحی اور الہام کے اور بعضے وقت میں احوال اس چیز کا کہ زمین وآسمان میں ہے معلوم ہوا اور اب بھی سلام اور درود امت کی طرف سے ورود سے فرشتے حضرت کی خدمت میں لے جاتے ہیں لیکن علم محیط کل شئے کا حضرت کو حاصل نہیں ہے بلکہ جس چیز کا جس وقت کہ اللہ تعالیٰ نے چاہا بخشا اور ایک شخص مثلاً عمرو کہتا ہے کہ علم دائمی کل شئی کا حضرت کو حاصل ہے اللہ کا بخشا ہوا اور حضرت ہمیشہ ہر جگہ ناظر اور حاضر اور ہر چیز کا احوال ہر وقت حضرت جانتے ہیں آیا ان دونوں قولوں میں کس کا قول حق اور صحیح ہے اور کس کا قول باطل اور کفر ہے۔

(جواب) علم اللہ تعالیٰ کا ازلی اور ابدی اور محیط کل شئے کا ہے اور اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے اور اس طرح علم اور قدرت خاصہ حق تعالیٰ کا ہے کسی دوسرے کو اس میں شریک کرنا خواہ نبی ہو خواہ ولی ہو اور اسباب پر اعتقاد رکھنا شرک ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ کی ذات اور عبادت میں اور کو شریک

---

(۱) اللہ تعالیٰ حق کو کہتا ہے اور وہی راستہ کی ہدایت کرتا ہے۔

(۲) [illegible]

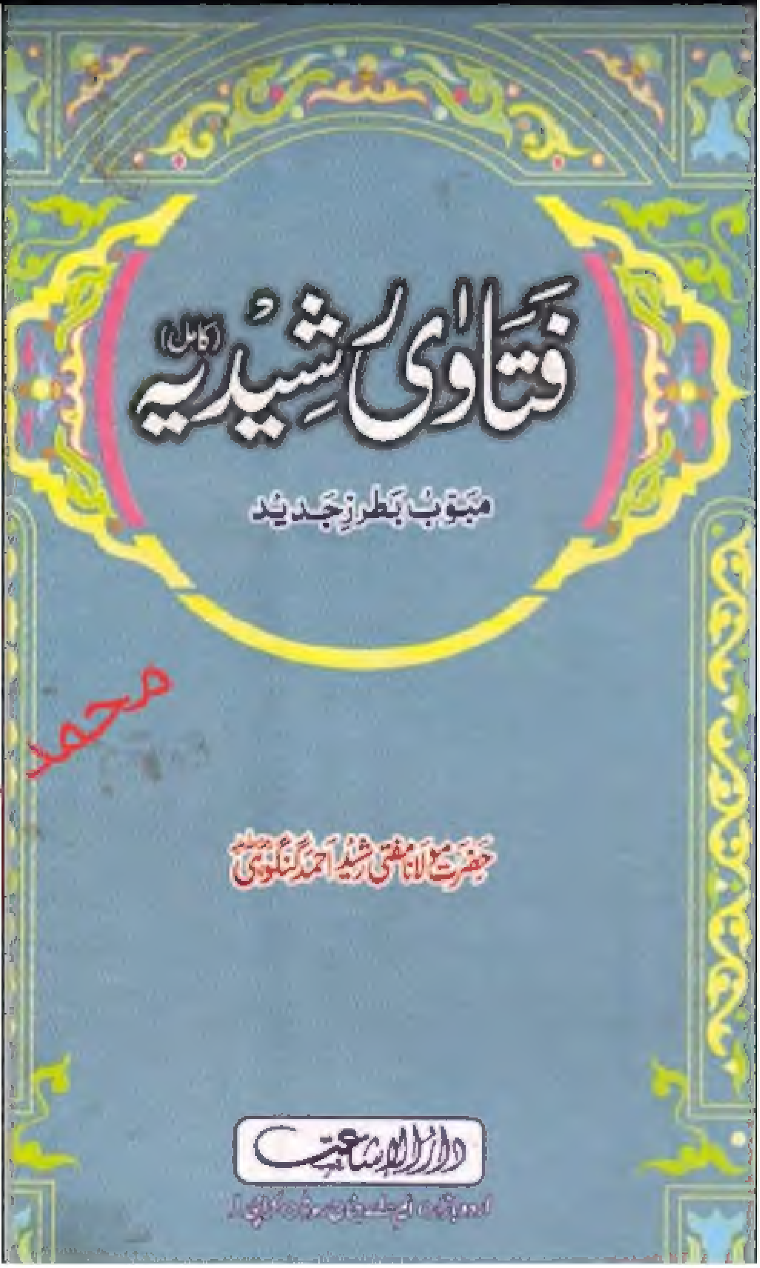

کیوں کہ غیب کی بات اللہ ہی جانتا ہے رسول کو کیا خبر

اسماعیل دہلوی کی بونگی

ف۔ یعنی یہ بات کہ ہر قضیہ چکا دے اور ہر جھگڑا مٹا دے۔ اللہ ہی کی شان ہے کہ آخرت میں ظہور کرے گی کہ پہلے پچھلے دین و دنیا کے جھگڑے سب صاف ہو جاویں گے اس بات کی کسی مخلوق کو طاقت نہیں۔

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جو لفظ اللہ ہی کی شان کے لائق ہے اور اسی پر بولا جاتا ہے وہ اور کسی کو نہ کہیے جیسے بادشاہوں کا بادشاہ، مالک سارے جہان کا خداوند جو چاہے کر ڈالے معبود بڑا داتا بے پرواہ وعلیٰ ہذا القیاس۔

مشکوٰۃ کے باب الاسامی میں لکھا ہے کہ:-

اخرج فی شرح السنۃ عن حذیفۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا تقولوا ما شاء اللہ وشاء محمد وقولوا ما شاء اللہ وحدہ

شرح السنہ میں ذکر کیا کہ نقل کیا حذیفہؓ نے کہ پیغمبر خدا نے فرمایا کہ یوں نہ بولا کرو کہ جو چاہے اللہ اور محمدؐ اور بولا کرو جو چاہے اللہ فقط۔

ف۔ یعنی جو کہ اللہ کی شان ہے اور اس میں کسی مخلوق کو دخل نہیں سو اس میں اللہ کے ساتھ کسی مخلوق کو نہ ملاوے گو کتنا ہی بڑا ہو اور کیسا ہی مقرب مثلاً یوں نہ بولے کہ اللہ و رسول چاہے گا تو فلانا کام ہو جاویگا کہ سارا کاروبار جہان کا اللہ ہی کے چاہنے سے ہوتا ہے رسول کے چاہنے سے کچھ نہیں ہوتا یا کوئی شخص کسی سے کہے کہ فلانے کے دل میں کیا ہے یا فلانے کی شادی کب ہوگی یا فلانے درخت میں کتنے پتے ہیں یا آسمان میں کتنے تارے ہیں تو اسکے جواب میں یہ نہ کہے کہ اللہ و رسول ہی جانے کیونکہ غیب کی بات اللہ ہی جانتا ہے رسول کو کیا خبر، اور دین کی بات میں کچھ مضائقہ نہیں کہ یوں کہے کہ اللہ و رسول ہی جانے یا فلانی بات میں اللہ و رسول کا یوں حکم ہے کیونکہ دین کی سب باتیں اللہ نے اپنے رسول کو بتا دی ہیں اور سب بندوں کو اپنے رسول کی فرمانبرداری کا حکم کر دیا ہے۔

غیر اللہ کی قسم کھانی شرک ہے

مشکوٰۃ کے باب الایمان والنذور میں لکھا ہے کہ

محمد علی شاہ ہاشمی

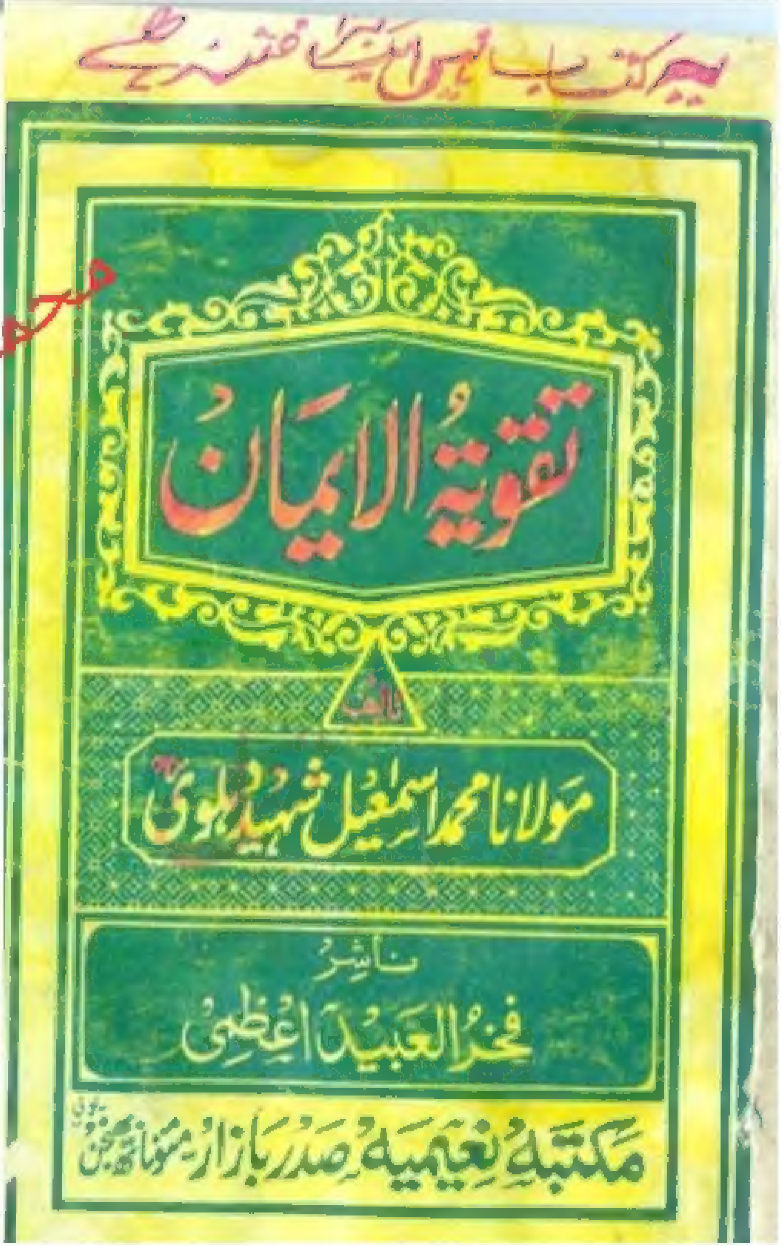

دیوبندی مولوی قاری طیب کہتا ہے : **ایسے ہی اللہ کی جانب سے غیب پر مطلع ہونا رسولوں کے ساتھ مخصوص ہے** ۔(یعنی اللہ کی جانب سے رسولوں کو غیب عطا کیا ہوا تھا

دوسرے اونچے اونچے کمالات تقویٰ و طہارت، زہد و قناعت اور صلاح و رشد وغیرہ میں سے بھی کوئی وصف نہیں کر سکتا۔ خلاصہ یہ کہ جیسے علم غیب اللہ کی ذات کے ساتھ مخصوص ہے جس میں کوئی غیر اللہ شریک نہیں، ایسے ہی اللہ کی جانب سے غیب پر مطلع ہونا رسولوں کے ساتھ مخصوص ہے جس میں کوئی غیر رسول شریک نہیں۔ پس اطلاع غیب کا استحقاق ذاتِ رسول کے ساتھ نہیں، بلکہ وصفِ رسالت اور عہدہ و منصبِ نبوت کے ساتھ مخصوص نکلا۔ جو لفظ "من رسول" کا طبعی تقاضا ہے۔ ورنہ اس موقع پر من رسول کا لفظ لانا عبث اور بے معنی ہو جاتا!

اور ظاہر ہے کہ رسول کی رسالت کا موضوع اور مقصد اصلاح خلق اللہ وبندگانِ خدا کی رہنمائی اور تربیت و تکمیل ہے، اس لئے وصفِ رسالت کا تقاضا وہی علوم غیب ہو سکتے ہیں جو ہدایت و اصلاح میں کارآمد ہوں، جو علوم غیب اصلاح و تربیت میں دخل نہ ہو تو خود وصفِ رسالت ہی ان سے کنارہ کش رہے گا۔ مثلاً مغیبات میں سے قیامت کے وقت، اس کی تاریخ و سن کی مدت کے قرب و بعد کی اگر رسولوں کو اطلاع نہ ہو جیسا کہ اسی آیت کی ابتداء میں رسول سے اس علم کی نفی کرائی گئی ہے کہ۔

قل ان ادری اقریب ما توعدون ام یجعل له ربی امدا - (القرآن الحکیم)

"کہہ میں نہیں جانتا کہ نزدیک ہے جس چیز کا تم سے وعدہ ہوا ہے یا کر دے اس کو میرا رب ایک مدت کے بعد؟"

اسماعیل دہلوی دیوبندی کہتا ہے:کسی انبیاء و اولیاء یا امام یا شہیدوں کی جناب میں ہرگز یہ عقیدہ نہ رکھے کہ وہ غیب کی بات جانتے ہیں بلکہ حضرت پیغمبر ﷺ کی بھی جناب میں یہ عقیدہ نہ رکھے اور نہ ان کی تعریف میں ایسی بات کہے

مت کہہ اور جو کچھ پہلے گاتی تھیں وہی گائے جاؤ۔

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ کسی انبیاء و اولیاء یا امام یا شہیدوں کی جناب میں ہرگز یہ عقیدہ نہ رکھے کہ وہ غیب کی بات جانتے ہیں بلکہ حضرت پیغمبر کی بھی جناب میں یہ عقیدہ نہ رکھے اور نہ انکی تعریف میں ایسی بات کہے اور یہ جو شاعر لوگ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی تعریف میں اور انبیاء و اولیاء یا بزرگوں کی یا پیروں کی یا استادوں کی تعریفوں میں بیان کرتے ہیں اور حد سے گذر جاتے اور خدا کے سے اوصاف انکی تعریفوں .... میں بیان کرتے ہیں

.... اور پھر یوں کہتے ہیں کہ شعر میں مبالغہ ہوتا ہے یہ سب بات غلط ہے اسلئے کہ حضرت خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اس قسم کا شعر اپنی تعریف کا انصار کی چھوکریوں کو گانے بھی نہ دیا [illegible] عاقل مرد اسکو کیسے پاس کر اسکو پسند کرے۔

مشکوٰۃ کے باب [illegible] عز وجل میں لکھا ہے کہ:-

اَخْرَجَ الْبُخَارِيُّ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ مَنْ اَخْبَرَكَ اَنَّ مُحَمَّدًا صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْلَمُ الْخَمْسَ الَّتِيْ قَالَ اللهُ تَعَالٰى اِنَّ اللهَ عِنْدَهٗ عِلْمُ السَّاعَةِ فَقَدْ اَعْظَمَ الْفِرْيَةَ

بخاری نے ذکر کیا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ جو کوئی خبر دے تجھکو کہ حضرت پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم جانتے تھے وہ پانچ باتیں کہ اللہ نے مذکور کی ہیں اِنَّ اللهَ عِنْدَهٗ عِلْمُ السَّاعَةِ الخ سو بیشک اس نے بڑا طوفان باندھا۔

ف:- یعنی وہ پانچوں باتیں کہ سورۂ لقمان کے آخر میں مذکور ہیں اور ان کی تفسیر اس فصل کے اول گذر گئی کہ جتنی غیب کی باتیں ہیں سو ان ہی پانچ میں داخل ہیں سو جو کوئی

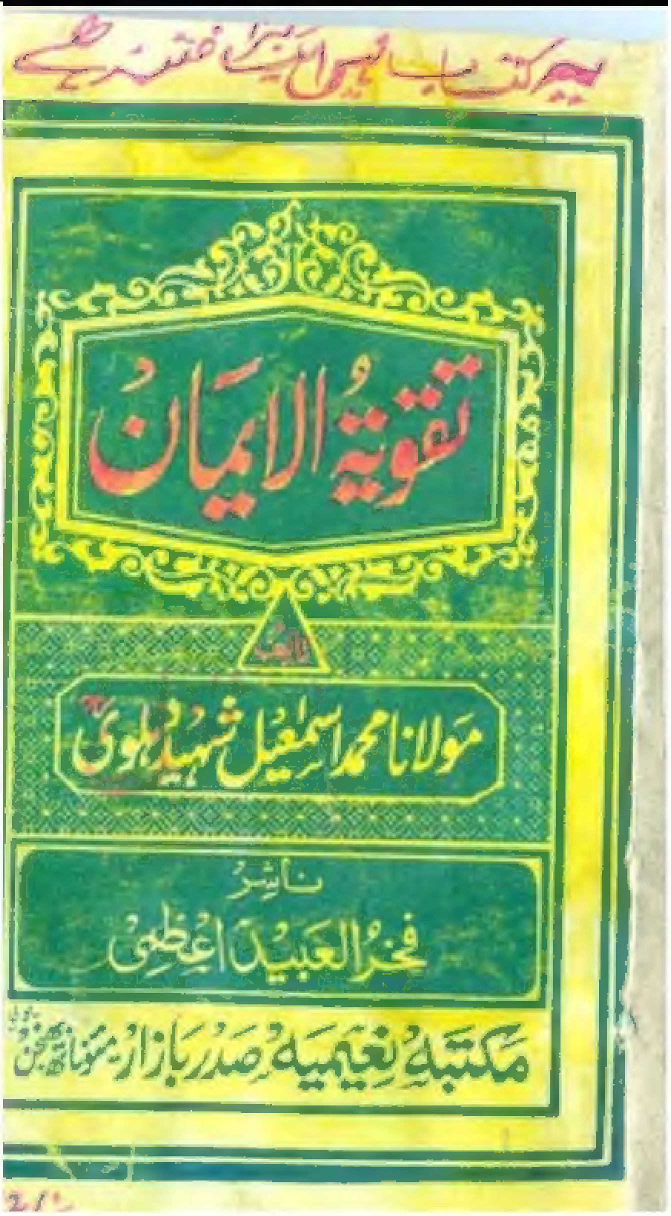

تھانوی صاحب کے شاگرد مرتضیٰ حسن در بھنگی لکھتے ہیں حفظ الایمان میں اس امر کو تسلیم کیا گیا ہے کہ سرور عالم ﷺ کو علم غیب با عطائے الٰہی حاصل ہے

۵

"حفظ الایمان میں اس امر کو تسلیم کیا گیا ہے کہ سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم کو علم غیب باعطائے الٰہی حاصل ہے چنانچہ اس عبارت سے کہ نبوت کے لیے جو علوم لازم اور ضروری ہیں وہ آپ کو تمام حاصل ہو گئے تھے الخ اور یہ بھی تسلیم کے بعد پھر بھی آپ کو عالم الغیب کہنے کے لیے منع کیا گیا ہے جو عبارات ذیل سے ظاہر ہے اور جو علم بواسطہ ہو اس پر غیب کا اطلاق محتاج قرینہ ہے تو بلا قرینہ مخلوق پر غیب کا اطلاق موہم شرک ہونے کی وجہ سے ممنوع اور ناجائز ہوگا اور اگر کسی تاویل سے ان الفاظ کا اطلاق جائز ہو تو خالق اور رازق وغیرہا بتاویل اسناد الی السبب کے بھی اطلاق کرنا جائز ہوگا کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ایجاد اور بقائے عالم کے سبب ہیں بلکہ نعوذ باللہ بعض مالک اور معبود بعض مطاع کہنا بھی درست ہوگا اور جس طرح آپ پر عالم الغیب کا اطلاق اس تاویل خاص سے جائز ہوگا اسی طرح دوسری تاویل سے اس صفت کی نفی حق جل وعلا شانہ سے بھی جائز ہوگی یعنی علم غیب بالمعنی الشائع بواسطہ اللہ تعالیٰ کے لیے ثابت نہیں پس اگر اپنے ذہن میں یہ معنی ثانی کو حاضر کر کے کوئی شخص یوں کہتا پھرے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم عالم الغیب ہیں اور حق تعالیٰ شانہ عالم الغیب نہیں نعوذ باللہ منہ تو کیا اس کلام کو منہ سے نکالنے کی کوئی عاقل متدین اجازت دے سکتا یا گوارا کر سکتا ہے۔ کہ ہاں میں سب کو عالم الغیب کہوں گا تو چاہیے کہ سب کو عالم الغیب کہا جائے۔ انتہی ملخصاً

عبارات مذکورہ بالا سے روشن ہے کہ باوجودیکہ سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم کی نسبت یہ مسلم ہے کہ آپ کو جو علوم لازم و ضروری نبوت کے لیے تھے وہ سب حاصل تھے

[illegible]

۱۲۲

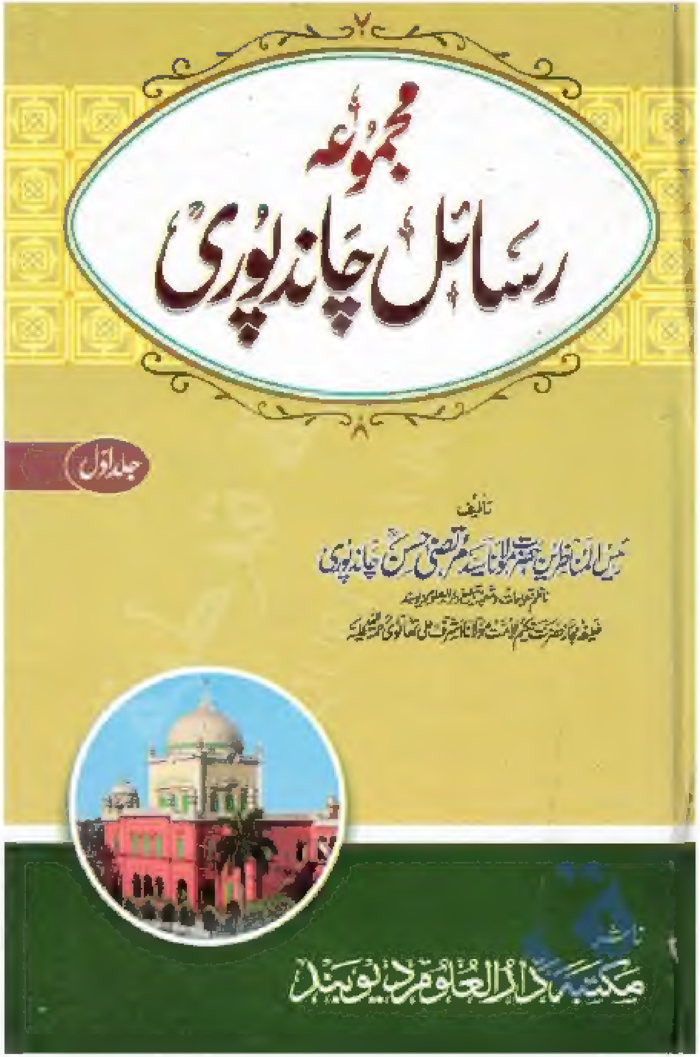

حکیمُ الاُمّتِ دیوبند سے کسی نے پوچھا بریلویوں کے پیچھے نماز ہو جاتی ہے تو حکیمُ الاُمّتِ دیوبند نے جواب دیا ہاں کیونکہ ہم انہیں کافر نہیں کہتے۔ (قصصُ الاکابر صفحہ نمبر 244 اشرف تھانوی

تعلیم فلسفہ

(۴۵) تعلیم فلسفہ کا ذکر ہوا تو حضرت والا نے فرمایا کہ میں نے بھی فلسفہ کی کتابیں
پڑھی ہیں مگر کبھی ان پر بسم اللہ نہیں کی۔ بلکہ اعوذ باللہ پڑھ لیا کرتا تھا ورنہ کبھی دل لگا کر فلسفہ کو
پڑھا [illegible]
جاوے تب آتا ہے میں نے تو ہمیشہ اسی طرح پڑھا۔ مجھے تو کچھ مشکل معلوم نہیں ہوا بہتوں کو
[illegible]
اس سے پیدا ہوتی ہے۔ ایک طالب علم فلسفہ جانتا ہو اور ایک نہ جانتا ہو تو دونوں میں اتنا فرق
ہوتا ہے کہ فلسفہ دان کو سمجھانے میں سہولت ہوتی ہے۔ ایک بار حضرت گنگوہی قدس سرہ نے
دیوبند کے نصاب سے بعض کتب فلسفہ کو خارج فرمایا تو بعض طلبہ حضرت مولانا محمد یعقوب
صاحب سے شکایت کرنے لگے کہ حضرت نے فلسفہ کو حرام کر دیا۔ فرمایا ہرگز نہیں حضرت نے
نہیں حرام کیا بلکہ تمہاری طبیعتوں نے حرام کیا ہے ہم تو پڑھاتے ہیں اور ہم کو تو یہ امید ہے کہ
جیسے بخاری اور مسلم کے پڑھانے میں ہم کو ثواب ملتا ہے ایسے ہی فلسفہ کے پڑھانے میں بھی
ملے گا۔ ہم اعانت فی الدین کی وجہ سے فلسفہ کو پڑھتے پڑھاتے ہیں۔ جلد مذکور ص ۱۰۵۔

بدعتی حضرات کے ہاں نماز

(۴۶) ایک شخص نے پوچھا کہ ہم بریلی والوں کے پیچھے نماز پڑھیں تو نماز ہو جائے
گی یا نہیں۔ فرمایا (حضرت حکیم الامۃ رحمۃ اللہ علیہ نے) ہاں ہم ان کو کافر نہیں کہتے۔ اگرچہ
وہ ہمیں کہتے ہیں ہمارا تو مسلک یہ ہے کہ کسی کو کافر کہنے میں بڑی احتیاط چاہیے اگر کوئی
حقیقت میں کافر ہے اور ہم نے نہ کہا تو کیا حرج ہوا اور اگر ہم نے کافر کہا اور حقیقت حال
اس کے خلاف ہے تو یہ بہت خطرناک بات ہے۔ ہم تو قادیانیوں کو بھی کافر نہ کہتے تھے اور وہ
ہمیں کہتے تھے ہاں اب جبکہ ثابت ہو گیا کہ وہ مرزا صاحب کی رسالت کے قائل ہیں جب
ہم نے کفر کا فتویٰ دیا ہے کیونکہ یہ تو کفر صریح ہے اس کے سوا ان کی تمام باتوں کی تاویل کر

قصص الاکابر

لحصص الاصاغر

از افادات

حکیم الامت مجدد الملت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ

مرتب

حضرت صوفی شہاب الدین صاحب رحمہ اللہ

ادارۂ تالیفاتِ اشرفیہ
چوک فوارہ ملتان پاکستان
(061-4540513-4519240

facebook.com/DrFaizChishti/
faizahmadchishti.blogspot.com/